اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُسافِر کی نَماز (حنفی)

بَراہِ کرم! یہ رِسالہ (17 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سروَرِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: ''جب جُمعرات کا دِن آتا ہے اللّٰه عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔'' (ابنِ عساکِر ج ٤٣ ص ١٤٢)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 101 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ﳓ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ط اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو، اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے، بے شک کُفّار تمہارے کُھلے دشمن ہیں۔

www.dawateislami.net

اب تو اَمْن ھے پھر بھی قَصْر کیوں؟

صدرُ الْا فاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں: خوفِ کُفّار قَصْر کے لئے شَرْط نہیں۔ حضرتِ (سیِّدُنا) یَعلٰی بن اُمَیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ (سیِّدُنا) عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی کہ ہم تو اَمْن میں ہیں، پھر ہم کیوں قَصْر کرتے ہیں؟ فرمایا: اس کا مجھے بھی تَعَجُّب ہوا تھا تو میں نے سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے دریافت کیا۔ حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے لئے یہ **اللہ** عزَّوجلَّ کی طرف سے صَدَقہ ہے تم اس کا صَدَقہ قَبول کرو۔'' (مُسلِم ص۳٤۷ حدیث۶۸٦، خزائن العرفان ص۱۸۵)

پہلے چار نہیں بلکہ دو رَکْعَتیں ہی فرض کی گئیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایت فرماتی ہیں: نَماز دو رَکْعت فَرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئی اور سفر کی نَماز اُسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔ (بُخاری ج۲ ص٦۰٤ حدیث۳۹۳۵)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہم اور حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے، **اللہ** عزَّوجلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے نَمازِ سفر کی دو رَکْعتیں مقرَّر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں۔ (ابنِ ماجہ ج۲ ص٥٦ حدیث ۱۱۹٤) یعنی اگرچہ بظاہر دو رَکْعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔

www.dawateislami.net

شَرْعی سفر کی مَسافت (فاصِلہ)

شَرْعاً مُسافِر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصِلے تک جانے کے اِرادے سے اپنے مقامِ اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہَر ہو گیا۔ خُشکی میں سفر پر تین دن کی مَسافت سے مُراد ساڑھے ستاون میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کا فاصِلہ ہے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۲۴۳، ۲۷۰، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۰، ۷۴۱)

مُسافِر کب ہوگا؟

مَحض نیّتِ سفر سے مُسافِر نہ ہوگا بلکہ مُسافِر کا حُکم اُس وَقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہَر ہو جائے، شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے **مُتَّصِل** (مُت۔ تَ۔ صِل یعنی ملی ہوئی) ہے اُس سے بھی باہَر آ جائے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۷۲۲)

آبادی خَتْم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہَر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اُس طرف آبادی خَتْم ہو جائے اگرچہ اُس کی مُحاذات (مَثَلاً اس کی کسی اور سَمْت) میں دوسری طرف خَتْم نہ ہوئی ہو۔ (غُنیہ ص ۵۳۶)

فِنائے شہر کی تعریف

فِنائے شہر سے جو گاؤں **مُتَّصِل** (مُت۔ تَ۔ صِل یعنی ملا ہوا) ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے باہَر ہو جانا ضَروری نہیں، یُونہی شہر کے **مُتَّصِل** (یعنی ملے ہوئے) باغ ہوں

www.dawateislami.net

اگر چِہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رَہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضَروری نہیں۔ فِنائے شہر یعنی شہر سے باہَر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مَثَلاً قبرِستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے **مُتَّصِل** (یعنی ملے ہوئے) ہوں تو اس سے باہَر ہو جانا ضَروری ہے اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۷۲۲)

مُسافِر بننے کیلئے شَرط

سفر کیلئے یہ بھی ضَروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) کا اِرادہ ہو اور اگر دو دِن کی راہ (یعنی 92 کلو میٹر سے کم) کے اِرادے سے نکلا وہاں پہُنچ کر دوسری جگہ کا اِرادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلو میٹر) سے کم کا راستہ ہے یُوہیں ساری دنیا گھوم کر آئے مُسافِر نہیں۔ (غُنیَہ ص ۵۳۷، دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۲۴،۷۲۳) یہ بھی شَرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا **مُتَّصِل** (یعنی پے در پے۔ لگاتار) اِرادہ ہو، اگر یوں اِرادہ کیا کہ مَثَلاً دو دِن کی راہ پر پہُنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا **مُتَّصِل** (یعنی لگاتار) اِرادہ نہ ہوا مُسافِر نہ ہوا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۳)

شَرعی سفر کی مِقدار اور سِٹی سینٹر

یہ بات ذِہن میں رہے کہ شہر کی آبادی خَتم ہونے کے بعد مَسافت (یعنی فاصِلے) کی مقدار دیکھی جائے گی۔ آج کل وَسْطِ شہر (City Centre) سے فاصِلے کی پیمائش ہوتی ہے جو کہ "شَرعی سفر" کیلئے ناکافی ہے۔ مَثَلاً (تادمِ تحریر 2017ء) بابُ الْمدینہ (کراچی) کی پیمائش

www.dawateislami.net

سوک سینٹر (Civic Centre) سے کی جاتی ہے، لہٰذا سفر کرنے والوں کو چاہئے کہ ہمیشہ **مُتَّصِل** (یعنی ملی ہوئی) آبادی کے اِختتام (End) کا لحاظ اپنے سامنے رکھیں اور دو باتیں مزید ذِہن میں رکھیں، ایک یہ کہ ضَروری نہیں کہ ایک مرتبہ سفر کے دَوران جہاں شہر کی آبادی خَتْم ہوئی تھی تین سال بعد بھی وُہی حد ہو کہ بڑی تیزی سے آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے تین سال میں ہی شہر کہاں سے کہاں پُہنچ جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ شہر کی جس سَمْت سے نکلنا ہے اسی سَمْت کی آبادی کا اعتبار ہوگا مثلاً کراچی سے ٹُول پلازہ کے راستے میں آبادی کا اِختتام (End) اور جگہ ہوتا ہے جبکہ ٹھٹّھہ کی طرف آبادی کا اِختتام (End) اور جگہ ہوگا کہ دونوں سَمتیں مختلف ہیں۔

وَطَن کی قِسمیں

وَطَن کی دو قسمیں ہیں ﴿۱﴾ **وَطَنِ اصلی:** یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سُکونت (یعنی رہائش اختیار) کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا ﴿۲﴾ **وَطَنِ اِقامت:** یعنی وہ جگہ کہ مُسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲)

وَطَنِ اِقامت باطِل ہونے کی صورتیں

وَطَنِ اِقامت دوسرے وَطَنِ اِقامت کو باطِل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادے سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادے سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وَطَن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مَسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وَطَنِ اِقامت وَطَنِ اصلی اور سفر سے

www.dawateislami.net

باطِل ہوجاتا ہے۔ (دُرِّمُختار ج ٢ ص ٧٢٩، بہارِ شریعت ج ا ص ٧٥١)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دوراستے ہیں ایک سے مَسافَتِ سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستے سے یہ جائے گا اُس کا اعتِبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مُسافِر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچِہ اس راستے کے اختِیار کرنے میں اس کی کوئی غرضِ صحیح نہ ہو۔

(عالمگیری ج ١ ص ١٣٨، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٢ ص ٧٢٦)

مُسافِر کب تک مُسافِر ہے

مُسافِر اُس وَقت تک مُسافِر ہے جب تک اپنی بستی میں پَہُنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کرلے۔ یہ اُس وَقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) چل چکا ہو، اگر تین منزِل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) پہنچنے سے پیشتر (یعنی قبل) واپسی کا ارادہ کرلیا تو مُسافِر نہ رہا اگرچِہ جنگل میں ہو۔ (ایضاص ١٣٩، دُرِّمُختار ج ٢ ص ٧٢٨)

سفر ناجائز ہو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بَہَرحال مُسافِر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ا ص ١٣٩)

سیٹھ اور نوکر کا اِکٹھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اِجارے والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابِع ہے، فرماں بردار بیٹا والد کے تابِع ہے اور وہ شاگرد جس کو اُستاد سے کھانا ملتا ہے وہ اُستاد کے

www.dawateislami.net

تابِع ہے یعنی جو نیّت مَتْبُوع (یعنی جس کے ماتحت ہے اُس) کی ہے وُہی تابِع (یعنی ماتحت) کی مانی جائے گی۔ تابِع (یعنی ماتحت) کو چاہئے کہ مَتْبُوع (مَت۔ بُوع) سے سُوال کرے، وہ جو جواب دے اُس کے بَمُوجِب (یعنی مُطابِق) عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی مَتْبُوع) مُقیم ہے یا مُسافِر، اگر مُقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقیم سمجھے اور اگر مُسافِر ہے تو مُسافِر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قَصْر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سُوال نہ کر سکا تو وُہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۵، ۷۴۶)

کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!

مُسافِر کسی کام کیلئے یا اَحباب کے اِنتِظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیّت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا، دونوں صورتوں میں اگر آج کل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مُسافِر ہی ہے نَماز قَصْر پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹ وغیرہ، ایضاً ص ۷۴۷)

عورت کے سفر کا مسئلہ

عورت کو بغیر مَحْرم کے تین دن (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زِیادہ کی راہ جانا جائز نہیں۔ نابالِغ بچّے یا مَعْتُوہ (یعنی آدھے پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہَمراہی میں (یعنی ساتھ) بالِغ مَحْرم یا شوہر کا ہونا ضَروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤۲) عورت، مُراہِق مَحْرم (یعنی بالغ ہونے کے قریب لڑکے) کے ساتھ سفر کر سکتی ہے، مُراہِق بالِغ کے حکم میں ہے۔ مَحْرم کیلئے ضَروری ہے کہ

www.dawateislami.net

سخت فاسِق، بے باک، غیر مامون (یعنی غیر محفوظ) نہ ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۷۵۲، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵)

عورت کا سُسرال اور میکا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا (یعنی عورت کے والدین کا گھر) اِس کیلئے **وطنِ اصلی** نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزِل (تقریباً 92 کلو میٹر) پر ہے، وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیّت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارِضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (ایضاً ص۷۵۱)

عَرَب مَمالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ بال بچّوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک منتقِل ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخصوص مدّت کا Visa ہوتا ہے۔ (مَثَلاً عَرَب اَمارات میں زِیادہ سے زِیادہ تین سال کا رِہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارِضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اِس کی تجدید (Renew) کروانی پڑتی ہے۔ **چونکہ ویزا محدود مدّت کیلئے ملتا ہے لہٰذا بال بچّے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اِس کی اَمارات میں مُستقِل قیام کی نیّت بے کار ہے اور اِس طرح خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے اَمارات اس کا وطنِ اصلی نہیں ہوسکتا۔** یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قِیام کرنا چاہے تو اِقامت کی نیّت کرنی ہوگی۔ مَثَلاً دُبئی میں رہتا ہے اور سنّتوں کی تربیت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ تقریباً 150 کلو میٹر دُور

www.dawateislami.net

واقع اَمارات کے دارُالْخِلافہ **ابوظبی** کا اس نے سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُبئی میں آکر اگر اس کو مُقیم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قیام کی نیّت کرنی ہوگی ورنہ مُسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہِرِ حال (یعنی Understood) یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زِیادہ عرصہ یہ دُبئی میں ہی گزارے گا تو مُقیم ہوگیا۔ اگر اِس کا کاروبار ہی اِس طرح کا ہے کہ مکمّل 15 دن رات یہ دُبئی میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شَرعی سفر کرتا ہے تو اِس طرح اگر چہ برسوں اپنے بال بچّوں کے پاس دُبئی آنا جانا رہے یہ مُسافِر ہی رہے گا اِس کو نَماز قَصْر کرنی ہوگی۔ اپنے شہر کے باہَر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحِبان وغیرہ ان اَحکام کو ذِہن میں رکھیں۔

زائرِ مدینہ کیلئے ضَروری مسْئلہ

جس نے اِقامت کی نیّت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیّت صحیح نہیں مَثَلاً حج کرنے گیا اور **ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام** کا مہینا شُروع ہوجانے کے باوُجود پندرہ دن **مکّۂ معظّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا میں ٹھہرنے کی نیّت کی تو یہ نیّت بے کار ہے کہ جب حج کا اِرادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ 8 **ذُوالحِجَّۃِ الحرام**) **مِنٰی شریف** (اور 9 کو) **عَرَفات شریف** کو ضَرور جائے گا پھر اِتنے دِنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) **مکّۂ معظّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے! **مِنٰی شریف** سے واپَس ہوکر نیّت کرے تو صحیح ہے۔(عالمگیری ج۱ ص۱۴۰، دُرِّمُختار ج۲ ص۷۲۹) جب کہ واقِعی 15 یا زِیادہ دن

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظنِّ غالب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مُسافِر ہے۔

عُمرے کے ویزا پر حجّ کیلئے رُکنا کیسا؟

عُمرے کے وِیزا پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں Visa کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیّت ہو وہ ویزا کی مدّت خَتْم ہوتے وَقْت جس شہر یا گاؤں میں مُقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے اُن کیلئے مُقیم ہی کے اَحکام ہوں گے اگرچہ برسوں پڑے رہے مُقیم ہی رہیں گے۔ البتّہ ایک بار بھی اگر 92 کلومیٹر یا اس سے زیادہ فاصِلے کے سفر کے ارادہ سے اس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہر نکلتے ہی مسافر ہو گئے اور اب اُن کی اِقامت کی نیّت بے کار ہے۔ مَثَلاً کوئی شخص پاکستان سے عُمرے کے Visa پر مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا گیا، Visa کی مُدّت خَتْم ہوتے وَقْت بھی مکّہ شریف ہی میں مُقیم ہے تو اس پر مُقیم کے اَحکام ہیں۔ اب اگر مَثَلاً وہاں سے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مگر مُسافِر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکّۂ مکرّمہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا آ جائے پھر بھی مُسافِر رہے گا، اس کو نَماز قَصْر ہی ادا کرنی ہو گی۔ ہاں اگر دوبارہ Visa مل گیا تو اِقامت کی نیّت کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے! جس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ذِلّت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اس قانون کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت،

www.dawateislami.net

امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مُباح (یعنی ایسا کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہو نہ گناہ ایسی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جُرم ہوتی ہیں ان میں مُلوَّث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذِیَّت وذِلّت کے لئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ١٧ ص ٣٧٠) لہٰذا بغیر Visa کے دنیا کے کسی ملک میں رہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قَصر واجِب ہے

مُسافِر پر واجِب ہے کہ نَماز میں قَصر کرے یعنی چار رَکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہ گار و عذابِ نار کا حق دار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نَفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیَّت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدے میں نیَّت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نَماز فاسد ہو گئی۔

(بہارِ شریعت ج ١ ص ٧٤٣، عالمگیری ج ١ ص ١٣٩)

www.dawateislami.net

قَصْر کے بدلے چار کی نیّت باندھ لی تو۔۔۔۔۔؟

مُسافِر نے قَصْر کے بجائے چار رَکْعت فرض کی نیّت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکْعت فرض کی جگہ دو رَکْعت فرض کی نیّت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''نیّتِ نَماز میں رَکْعتوں کی تعداد مقرّر کرنا ضَروری نہیں کیونکہ یہ ضِمْناً حاصِل ہے۔ نیّت میں تعدادِ مُعَیَّن (یعنی مقرّر) کرنے میں خطا (یعنی بھول) نقصان دِہ نہیں۔'' (دُرِّمُختار ج۲ ص۱۲۰)

مُسافِر اِمام اور مُقیم مُقتدی

اِقتِدا دُرُست ہونے کیلئے ایک شَرْط یہ بھی ہے کہ اِمام کا مُقیم یا مُسافِر ہونا معلوم ہو خواہ نَماز شُروع کرتے وَقْت معلوم ہوا یا بعد میں، لہٰذا اِمام (اگر مُسافِر ہو تو اُس) کو چاہئے کہ شُروع کرتے وَقْت اپنا مُسافِر ہونا ظاہِر کر دے، اور شُروع میں نہ کہا تو بعد نَماز (یعنی سلام پھیرنے کے بعد) کہہ دے: ''مُقیم حضرات اپنی نَمازیں پوری کر لیں کیونکہ میں مُسافِر ہوں۔'' (دُرِّمُختار ج۲ ص۷۳۵) اور شُروع میں اِعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اُس وَقْت موجود نہ تھے اُنہیں بھی معلوم ہو جائے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۷۴۹)

مُقیم مُقتدی اور بقیّہ دو رَکْعتیں

قَصْر والی نَماز میں مُسافِر اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مُقتدی جب اپنی بقیّہ نَماز ادا کرے تو فرض کی تیسری اور چوتھی رَکْعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھنے کے بجائے

www.dawateislami.net

اندازاً اُتنی دیر چُپ کھڑا رہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۳۵، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۴۸ ماخوذاً)

کیا مُسافِر کو سُنّتیں مُعاف ہیں ؟

سُنّتوں میں قَصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف اور رَوا رَوی (یعنی بھاگم بھاگ۔گھبراہٹ) کی حالت میں سُنّتیں مُعاف ہیں اور اَمن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

"نَماز" کے چار حُرُوف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نفل پڑھنے کے 4 مَدَنی پھول

۞ بیرونِ شہر (یعنی شہر کے باہَر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مُسافِر پر قَصر کرنا واجِب ہوتا ہے) سُواری پر (مَثَلاً چلتی کار، بس، ویگن میں) بھی نَفل پڑھ سکتا ہے اور اس صُورت میں اِستِقبالِ قِبلہ (یعنی قبلہ رُخ ہونا) شَرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جارہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نَماز جائز نہیں اور شُروع کرتے وَقت بھی قِبلہ کی طرف مُنہ ہونا شَرط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جدھر جارہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجُود اِشارے سے کرے اور (ضَروری ہے کہ) سَجدے کا اِشارہ بہ نسبت رُکوع کے پَست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قَدر جُھکا، سَجدے کیلئے اُس سے زیادہ جُھکے) (دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۸۸، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۷۱) چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سُواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اُس میں قِبلہ رُخ ہو کر قاعِدے کے مُطابِق نوافِل پڑھنے ہوں گے ۞ گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہَر ہُوا تو سُواری (گاڑی) پر نَفل پڑھ سکتا ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۸۸) ۞ بیرونِ شہر (یعنی شہر کے باہَر) سُواری پر نَماز

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُود ِپاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

شُروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخِل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سُواری پر پوری کرسکتا ہے۔(دُرِّمُختار ج٢ ص٥٨٩) **چلتی گاڑی میں** بلا عُذْرِ شَرْعی فرض وسنّتِ فَجْر تمام واجِبات جیسے وِتْر ونَذْر (یعنی مَنّت) اوروہ نَفْل جس کو توڑ دیا ہو اور سَجدۂ تلاوت جبکہ آیت سَجدہ زمین پر تلاوت کی ہوادا نہیں کرسکتا اور اگر عُذْر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شَرْط یہ ہے کہ اگر ممکِن ہو تو قِبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکِن ہو اور بعد میں نماز کا اِعادہ کرلے۔ (یعنی دوبارہ پڑھ لے) (بہارِ شریعت ج١ ص٦٧٣)

مُسافِر تیسری رَکْعَت کیلئے کھڑا ہو جائے تو......؟

اگر مُسافِر قَصْر والی نَماز کی تیسری رَکْعَت شُروع کردے تو اس کی دو صورتیں ہیں: ﴿١﴾ بقدرِ تَشَہُّد قَعْدۂ اَخیرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رَکْعَت کا سَجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سَجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نَماز ہو جائے گی مگر سنّت ترک ہوئی۔ اگر تیسری رَکْعَت کا سَجدہ کرلیا تو ایک اور رَکْعَت ملا کر سَجدۂ سَہْو کر کے نَماز مکمّل کرے (ابتدائی دو رَکْعتیں فرض اور) یہ آخری دو رَکْعتیں نَفْل شُمار ہوں گی ﴿٢﴾ قَعْدۂ اَخیرہ کیے بِغیر کھڑا ہو گیا تھا تو جب تک تیسری رَکْعَت کا سَجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سَجدۂ سَہْو کر کے سلام پھیر دے اگر تیسری رَکْعَت کا سَجدہ کرلیا فرض باطِل ہو گئے، اب ایک اور رَکْعَت ملا کر سَجدۂ سَہْو کر کے نَماز مکمّل کرے چاروں رَکْعتیں نَفْل شمار ہوں گی۔ (دو رَکْعَت فرض ادا کرنے ابھی ذِمّے باقی ہیں) (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج٢ ص٦٦٧ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اِقامت میں ہونے والی قضا نَمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قَصر والی نَمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قَصر ہی پڑھی جائیں گی۔

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحَلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالہ یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھوم مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ

فروری 2017ء

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	عورت کے سفر کا مسئلہ	7
اب تو اَمن ہے پھر بھی قصر کیوں؟	2	عورت کا سُسرال اور میکا	8
پہلے چار نہیں بلکہ دو رکعتیں ہی فرض کی گئیں	2	عرب مُمالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ	8
شَرعی سفر کی مُسافت (فاصلہ)	3	زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ	9
مُسافر کب ہوگا؟	3	عُمرے کے ویزا پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟	10
آبادی خَتم ہونے کا مطلب	3	قصر واجب ہے	11
فِنائے شہر کی تعریف	3	قصر کے بدلے چار کی نیّت باندھ لی تو۔۔۔؟	12
مُسافر بننے کیلئے شرط	4	مسافر امام اور مُقیم مُقتدی	12
شَرعی سفر کی مقدار اور سِٹی سینٹر	4	مُقیم مُقتدی اور بقیّہ دو رکعتیں	12
وطن کی قسمیں	5	کیا مُسافر کو سُنّتیں مُعاف ہیں؟	13
وطنِ اقامت باطِل ہونے کی صورتیں	5	چلتی گاڑی میں نَفل پڑھنے کے 4 مَدَنی پھول	13
سفر کے دو راستے	6	مُسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو۔۔۔؟	14
مُسافر کب تک مسافر ہے	6	سفر میں قضا نمازیں	15
سفر ناجائز ہو تو؟	6	قراٰن بُھلا دینے کا عذاب	16
سیٹھ اور نوکر کا اکٹّھا سفر	6	3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	16
کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!	7	فرمانِ رضوی	17

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُراٰن بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفظِ قُراٰنِ کریم کارِثوابِ عظیم ہے مگر یاد رہے! حِفظ کرنا آسان مگر عُمر بھر اِس کو یاد رکھنا دُشوار ہے۔ حُفّاظ و حافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تِلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 552 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قُراٰن پڑھ کر بُھلا دینا **گناہ** ہے۔ **جو قُراٰنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دے گا بروزِ قِیامت اندھا اُٹھایا جائے گا۔** (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۵۳)

3 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ میری اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قُراٰن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٤٢٠ حدیث ٢٩٢٥) ﴿۲﴾ جو شخص قُراٰن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن **اللّٰہ** تعالٰی

www.dawateislami.net

سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداوٗد ج ۲ ص ۱۰۷ حدیث ۱٤۷٤) ﴿۳﴾ قِیامت کے دن میری اُمّت کو جس گُناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قراٰن پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۳ ص ۱٤۵ حدیث ۷۸۹٤)

فرمانِ رضوی

اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خُدا ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قَدر اس (حِفظِ قُراٰنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز (پیارا) رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اِس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قِیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ٦٤۵، ٦٤۷)

ماٰخذ و مراجع

قراٰن مجید		ابن عساکر	دار الفکر بیروت
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	جمع الجوامع	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	غنیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیا لاہور
مسلم	دار ابن حزم بیروت	درمختار و ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
ابوداوٗد	دار احیاء التراث العربی بیروت	عالمگیری	دار الفکر بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سفر میں بھی نمازِ باجماعت کا جذبہ

❀ ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: میں نے 40 سال سفر میں گزارے مگر کوئی نماز بھی بغیر جماعت کے ادا نہیں کی۔[1] ❀ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "مجھے بڑے بڑے سفر کرنے پڑے اور بِفَضْلِہٖ تعالٰی پنج وقتہ (یعنی پانچوں ٹائم) جماعت سے نماز پڑھی۔[2]"

[1]: کَشْفُ الْمَحْجُوب ص۳۳۳ [2]: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۷۵

ISBN 978-969-631-863-7
0109126
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net